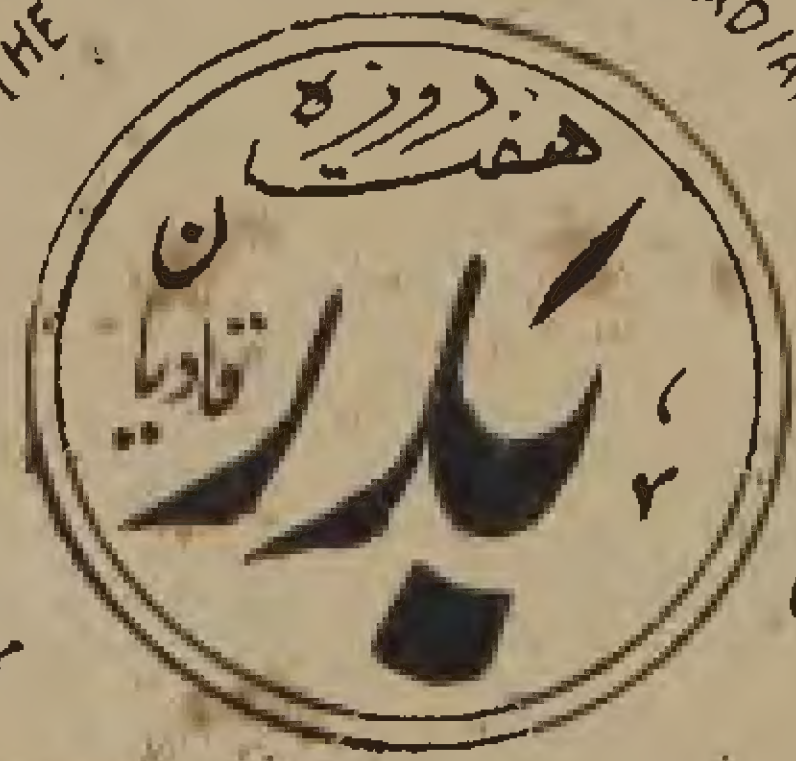


## انجیل احمدیہ

مکتبہ انجیل احمدیہ  
لاہور

مکتبہ انجیل احمدیہ  
لاہور

THE WEEKLY BADR GADIAN



شمارہ ۳۱

شرح چندہ  
سالانہ - ۴/۱ روپے  
ششماہی - ۲/۱  
مہانہ غیر - ۸/۱

خارجہ ۱۵ روپے

جلد ۱۳

ایڈیٹر

محمد حفیظ بقا پوری

نائب

فیض احمد گجراتی

۲۱ مئی ۱۹۶۲ء

۸ محرم ۱۳۸۲ھ

۲۱ ہجرت ۱۳۸۲ھ

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعض اور دھڑوں کے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں  
تمہارے لئے دوسری قدرت کو بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا نامہار لئے بہتر کیونکہ وہی ہے  
"جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"

جماعت احمدیہ کو نعمت خلافت عطا کئے جانے کا دائمی وعدہ

خدا تعالیٰ کی دو قدریں

سوائے عز و جلال جبکہ قدیم سے سنت ائمہ  
پہلے سے کہ خدا تعالیٰ دو قدریں دکھلائے  
تا مخلصوں کی دوجہتی خوشیوں کو پامال  
کر کے دکھلا دے۔ سواب ممکن نہیں کہ خدا  
تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔  
اور اچھے تم میری اس بات سے جو میں نے  
تمہارے پاس بیان کی۔ غلگلیں مت بہتہارے  
دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے  
لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری  
ہے اور اس کا آتما تمہارے لئے  
بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا  
سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔  
اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی  
جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب  
جاؤں گا۔ تو پھر خدا اُس دوسری قدرت  
کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ  
تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا  
براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ پوری  
(باقی صفحہ پر)

:- وائس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالمیہ احمدیہ :-

مرتب ہو گئے۔ اور صحابہ نے بھی ملائے غم کے  
دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے  
حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے  
دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اس سلام کو  
ناپود ہوئے جو تھے تمام کیا اور اس وعدہ کو  
پورا کیا جو فرمایا تھا۔ **وَلْيَكُنَّ لَهُمُ**  
**دِينُهُم** **الَّذِي اِذْ قَعْنِي لَهُمُ وَ**  
**لِيَسْبِقَ لَهُمُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ**  
آمنہ۔ میں خوف کے بعد پھر ان کے پیر  
جمادی تھے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام  
کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ نے  
ادھر کھٹان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی  
اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود  
تک پہنچا دی موت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل  
میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا  
ہوا۔ جیسا کہ قریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل  
اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور  
حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چامیں  
روں تک روئے رہے۔ ایسا ہی حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور  
صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری  
حزب ہتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے  
موت بھی ہو گیا۔

اپنی قدرت کا دکھانا ہے اور ایسا سبب  
پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ  
مقصد جو کسی قدر ناممکن رہے۔ کئے گئے  
اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت  
ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ  
سے اپنی قدرت کا مظاہرہ دکھاتا ہے (۲)  
دوسرے ایسے وقت میں جب بنی کی دنات  
کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتی ہے  
تو زور میں آجاتے ہیں اور خیال  
رہنے میں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر  
لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی  
اور خود جماعت کے لوگ بھی تر و دیس پڑ  
جاتے ہیں۔ اور ان کی کمزوری ٹوٹ جاتی  
ہی۔ اور کئی بہت کمزور مرتبہ ہونے کی راہیں  
اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ نے دوسری  
مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے  
اور

گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے  
یعنی جو اخیر تک مہر کرتا ہے خدا تعالیٰ نے ان کے  
مہرہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر  
صدیق کے وقت میں ہوا جیکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت  
موت سمجھی گئی۔ اور وہ بہت سے باور پذیر ہیں اور

یہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہے اور جب  
کے کہ اُس نے انسان کو زمین پیدا کیا ہمیشہ  
اس نعمت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے  
نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو  
تھبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے **كُنْتُ لِلَّهِ**  
**لَا غُلْبَةَ عَلَىَّ** **وَلَا قُوَّةَ لِي**۔ اور غلبہ سے  
ملا دیتا ہے کہ جب کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ  
نشانہ رہتا ہے کہ خدا کی محبت زمین پر پوری  
ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے  
اس طرح خدا تعالیٰ نے قری قشاذوں کے  
ساتھ ان کی سبجائی ظاہر کر دیتا ہے اور  
جس را استبازی کو وہ دنیا میں کھیلنا  
چاہتے ہیں

اُس کی تفسیر یہی

انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس  
کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔  
بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو  
ظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے اپنے ساتھ  
رکھتا ہے۔ مخالفوں کو مضحکہ اور ٹھٹھکے اور طعنے  
اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور  
جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکے ہیں تو پھر

ایک دوسرا ہاتھ



ہفت روزہ بدھ قادیان - مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۳ء

# تبادلہ آبادی کا مسئلہ

برقعی سے ہمارے ملک میں کچھ عرصہ سے خاص طور پر فرقتہ دارانہ فضا میں اس قدر زیادہ تکرار پیدا ہو چکا ہے کہ ہمارے سیاسی رہنماؤں کے رویے کے پس منظر پر ایک نئے عرصہ میں جلا آرہا تھا۔ مگر گزشتہ چند ماہ سے فرقتہ دارانہ فضا کی مختلف پارٹیوں کی طرف سے بڑی شد و مد کے ساتھ کھیلنے بند یہ مطالبہ زور پکڑا رہا ہے۔

جاریہ کے تبادلہ آبادی کی کردہ کریں اس کے کھیل میں لایا جائے۔ ہندو جاسکے۔ جن مسنگھ اور راجا شری سیکر سنگھ نے انہی ہیام میں یہ مطالبہ اپنی بار دوم دیا ہے کہ ان کے فرقتہ دارانہ جنون کی پوری تصویر سامنے آگئی ہے۔ اور بھارت کی بڑی اقلیت کے بارے میں ان کے اندرونی خزانہ کھل کر سامنے آگئے ہیں۔

ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ ادرہ جمعی کی آل انڈیا کانگریس کمیٹی ملک کے ہر قسم کے خطرناک مسائل کا حل تلاش کر رہی تھی تو ادرہ جمعی کی نیشنل یونیٹوں اور ریجنل یونٹوں کی طرف سے تبادلہ آبادی کے ریزولوشن پاس کر رہی تھی تاکہ حکومت کو یہ دھمکی دے دی تھی کہ اگر فلاں وقت تک تبادلہ آبادی عمل میں نہ آیا۔ تبادلہ آبادی کے لئے ملک گیر تحریک شروع کی جائے گی۔

فرقتہ دارانہ ذہنیت کی ان پارٹیوں کو اسی امر سے قطعاً کوئی غرض نہیں کہ تبادلہ آبادی سے بھارت کے حالات پر کیا اثر پڑے گا۔ ان کے دل و دماغ میں صرف یہی دھن سمائی ہوئی ہے کہ ہندوستان کے پانچ کروڑ مسلمانوں کو جیسے بھی ہو بھروسہ ہو کر ہندوستان سے ہٹا دیا جائے۔ اور بھارت کو ہندوؤں کا ملک بنادیا جائے۔

مجموعہ اسی مسئلہ کے پیچیدہ ڈان کا جائزہ لے رہے ہیں۔

۱۔ اول۔ اس وقت جیسا کہ بھارت بھری عام فضا میں پایا جاتا ہے کہ بھارت کے دشمنوں میں پاکستان اہل نمبر پر ہے۔ اب اگر بھارت کے پانچ کروڑ ریکہ بقول بعض چھ کروڑ مسلمانوں کو افکار آبادی پر مجبور کر کے پاکستان جانے پر مجبور کر دیا جائے۔ تو کیا اس کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ ملک کے یہ چھ دشمن دماغ میں یہ چاہتے ہیں پاکستان کے لئے دس کروڑ دشمنوں میں چھ کروڑ کا اضافہ کر دیا جائے۔

کر دیا جائے۔ پھر جب یہ چھ کروڑ مسلمان اس طرف جائیں تو پاکستان کے دی کرد مسلمانوں میں مل کر سو کروڑ ہو جائیں۔ اور پھر یہ مار کھا کر اور گٹاٹ کر کئے ہوئے چھ کروڑ مسلمان بھی بھارت کے پھر سے پھر سے دشمن بن جائیں۔ اور بھارت کے لئے ایک خطرہ بن جائیں۔ اسی وقت تو ہم خوب جانتے ہیں کہ بھارت اتنا بڑا ملک ہے کہ اس کے مقابلہ میں پاکستان کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ اور ہندی حساب سے ایک اور چار کی نسبت ہے لیکن بھارت کے یہ جاہل دوست جانتے ہیں کہ پاکستان کی یہ تناسب ایک سے بڑھ کر ڈیڑھ ہو جائے اور ہندوستان کا تناسب چار سے گھٹ کر تین رہ جائے اور ایک اور چار کی نسبت ڈیڑھ اور تین یعنی ۱۲ ہو جائے۔

اب آپ اندازہ لگائیے کہ کیا بھارت کا کوئی حقیقی ہی خواہ یہ چاہے گا کہ بھارت کی طاقت کمزور ہو جائے اور پاکستان کی قوت بڑھ جائے۔ اور میں اس وقت بڑھ جائے جبکہ دونوں ملکوں کے درمیان سالہا سال سے سرحد جنگ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اور دفاع کا مسئلہ پہلے ہی ہمارے ملک کے لئے درد سر بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو ہمارے نزدیک اس وقت خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور اہل الذکر پہلو سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اور وہ یہ کہ اس وقت کشمیر کا مسئلہ ایک خاص مرحلہ پر پہنچا ہوا ہے۔ ایک طرف سیکورٹی کونسل میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ اور دوسری طرف شیخ عبداللہ کی رہائی نے ملک بھر کی سیاسی فضا میں ایک عجیب بے چینی کی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس وقت ملک شیخ عبداللہ کے جو بیانات سامنے آئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان سے کوئی بھی یقینی نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا۔ اور ملک بھر کے بڑے بڑے سیاستدان پریشانی اور گمگوئی حالت میں پڑے ہیں۔

اس وقت بھارت کا یہ دماغی مسئلہ کشمیر کا احساس بھارت کے ساتھ کھل کر ہو چکا ہے۔ اور جمعی اور ہندوؤں کی طرح کشمیر بھارت کا ایک ناقابل انکار کا جزو ہے۔ اور یہی نقطہ نگاہ بھارت کی طرف سے سیکورٹی کونسل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

تو کیا تبادلہ آبادی کا مطالبہ کرنے والی

فرقتہ دارانہ جماعتیں بھارت کے پانچ کروڑ مسلمانوں کے ساتھ ہی کشمیر کے مسلمانوں کو بھی شامل کر کے تبادلہ آبادی پر چھینو کرنا چاہتی ہیں کیا وہ اپنی ہی کردار کھاری سے شکر کشمیر کی انتہائی کمزوریوں کے علاوہ اپنے والے تمام مسلمانوں کو بھارت پر مجبور کیا جائے؟ کیا ہمارے ملک میں کوئی بھی سیاستدان ایسا نہیں جو ان نادانوں اور ملک کے چھپے ہوئے دشمنوں کو سمجھا سکے کہ اس نازک موقع پر تبادلہ آبادی کے خطرناک خزانہ کا اظہار بھارت کو کن مشکلات سے دوچار کر سکتا ہے؟ کیا حکومت کی مشینری ڈیفنس آف انڈیا وولز کے تحت ایسے لوگوں کے منہ پر لگام نہیں دے سکتی جو بھارت کے دشمنوں کے دماغ میں دشمنی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اور لاکھوں کشمیریوں کے دلوں میں یہ خوف پیدا کر رہے ہیں کہ ذرا کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے تو وہم ہندوستان کے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ہی بھارتی بھی خیرے میں گئے۔

ہیں انہوں نے فرقتہ دارانہ ذہنیت کی پارٹیاں ایک لمحے عرصہ سے ملک کی اقلیت کے لئے درد سر بنی ہوئی ہیں اور ہمدردی حکومت بڑی بے بسی کے ساتھ غماش و کیمچی چلی آرہی ہے۔ بلکہ اس کے کہ ملک کا پانچ کروڑ اقلیت میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور تحفظ کا یقین دلا کر انہیں ملک کی خدمت کے مواقع جیسا کئے جائیں۔ انہیں احساس کمتری میں مبتلا کیا جا رہا ہے اور ہمارے بھائی ذہنیت مختلف لبادے اوڑھ کر ملک کے کھلم کھلا ہمارے اقلیت کی بے بسی سے ناجائز فائدہ اٹھاتی چلی جا رہی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ وقت ہے کہ حکومت بھارت بڑی سنجیدگی کے ساتھ کوئی فیصلہ نہ لے اور تبادلہ آبادی کا مطالبہ کرنے والوں کا منہ اس طرح بند کر دے کہ وہ آئندہ اس طرح بھی دشمنی کی بھارت نہ کریں۔ ورنہ بھارت کے دوسرے طبقوں کے مسلمانوں کے ساتھ ہی کشمیری مسلمانوں کے اندر بھی بے اعتمادی پیدا ہو جائے گی۔ اور حالات پر قابو پانا دشوار ہو جائے گا۔ اور یقیناً اس کا اثر کشمیر پر پڑے گا۔ جو اس وقت ایک نازک ترین موڑ پر پہنچا ہوا ہے۔

کیا بھارت کی فرقتہ دارانہ پارٹیاں واضح طور پر یہ اعتراف کرنے کی جرات کریں گی کہ وہ بھارت کے دوسرے مسلمانوں کی طرح کشمیری مسلمانوں کو بھی تبادلہ آبادی پر مجبور کرنا چاہتا ہے؟ آخر وہ بھی تو مسلمان ہیں نا! اور جب بھارت کے دوسرے پانچ کروڑ مسلمانوں کو بھارت کرنی ہے تو کشمیری مسلمانوں کوئی عرش سے اترے ہوئے تو شے ہی ہیں !!!

اے کاش! ہمارا حکومت سرور دھماکے کے ساتھ اس مسئلہ کو اندرون دشمنوں سے بھی سنجیدگی بھر کر پیش کرے۔ کیونکہ ہمارے دشمن، اقلیت نہیں ہوتا جتنا اندرون ہوتا ہے۔

(رف۔ ا۔ گ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خرمیاری بھر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل میں دیوہونے کا امکان ہوتا ہے۔

## فارم اصل ۶۳-۶۴

محمد موسیٰ حضرات کی خدمت میں ۶۳-۶۴ء کی اصل آمد معلوم

کرنے کے لئے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ موصیٰ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جلد اند جلد پھر کر کے دفتر بذاتہ ارسال کریں۔ تاکہ ان کے حسابات مکمل کر کے انہیں ارسال کئے جاسکیں۔

## سیکرٹری ہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دعا۔ ہمارے چھوٹے بھائی محمد یوسف سید زیدی متعلم بی۔ ایس۔ کا سال اول کا امتحان دے رہے ہیں۔ اسباب جہت و درویشان اور خاندان حضرت سید مہر علی خدمت میں گزارنے کے لئے ان کیلئے دعا فرمائیے تا اللہ تعالیٰ پذیرِ رحمت سے ان کو اعلیٰ درجہ میں کامیابی دے۔ آمین۔ خاکسار ایم۔ اے حفیظ زیدی بٹیلی۔ ای۔



# خطبہ

## اللہ تعالیٰ کے نام کی جماعت کو بر لحاظ سے و سرل کیلئے نمونہ ہونا چاہیے

### اپنی عملی و اخلاقی حالت کو ایسی اعلیٰ بناؤ گویا کہ تمہیں نئی زندگی حاصل ہوگئی ہے

### تم میں ہر ایک سمجھے کہ میں نے ہی سب کام کرنا ہے و میرے لیے ہی دنیا کی نجاہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز  
فرمودہ ۲۸ جون ۱۹۲۹ء بمقام سرینگر

تشریف و تعویذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

### اللہ تعالیٰ کا کوئی کام

بے وجہ اور بے سبب نہیں ہوا کرتا۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی جو وہ کرتا ہے۔ یا چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو وہ کہتا ہے حکمت سے بھری ہوتی ہے۔ خالق و مخلوق میں یہ فرق ہے کہ جو کام مخلوق بلا لفظ و کردہ کرتی ہے ان میں سے کچھ کام عادتوں سے متعلق ہوتے ہیں دنیا میں خود کر کے دیکھو۔ کوئی آدمی ایسا نہ ہوگا جسے کوئی عادت نہ ہو۔ کسی کو ہاتھ ملانے کی عادت ہوتی ہے۔ کسی کو انگلیوں کو چھانے کی عادت ہوتی ہے۔ کسی کو بعض مقامات کے کھولنے کی عادت ہوتی ہے۔ غرض کوئی ایسا انسان نہیں ملے گا جسے کوئی نہ کوئی عادت نہ ہو۔ وہ اپنی عادت کے ماتحت کام کرتا چلا جائے گا۔ اور ان کاموں کی حکمت جاننے کے لئے جگہ جگہ دریا یافت کرنے پر متروک ہو کر ان کے گلے چلے یہ عادت ہے بھی یا نہیں۔

### اللہ تعالیٰ کے فعل میں حکمت

خاتم الخیر دیکھتے ہیں ان لذت کے بھت چہ شدہ چیزوں سے کوئی حکمت سے خالی نہیں ہوا۔ بھوتی سے چھوٹی کیوں نہ ہو۔ انسان کو تباہی کی چیز کو حقیر نہ سمجھے کوئی زمانہ تھا کہ وہ قتل کے صف پھلوں کو مفید سمجھا جاتا تھا کہ ان سے بھوک دور ہوجاتی ہے۔ بانی جہاں تھے۔ کوئی وغیرہ کسی کام کی نہیں خیال کی جاتی تھی۔ پھر زمانہ آیا کہ وہ کوئی مفید اشیاء میں سمجھا جانے لگا۔ پھر حکمت آہستہ آہستہ ان کا مفید ہونا معلوم ہو گیا۔ اور جہاں وہ قتل کے کار آمد ہونے کے متعلق بھی یقین پیدا ہو گیا غرضیکہ کوئی حصہ بھی غیر مفید نہ سمجھا گیا۔ پنے جن کے متعلق خیال کیا

جانا تھا کہ کھانا کھانے کے لئے نہیں ہوتے کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہو گیا کہ یہ مختلف کمیادی اجزاء رکھتے ہیں جن کے ذریعہ انسانی قوی و طاقت حاصل ہوتی ہے۔ کمر و زینوں میں کھاد کی ضرورت میں ڈالے جانے سے طاقت بڑھتی ہے۔ غرض آہستہ آہستہ دنیا نے ترقی کی اور وہ چیزیں جو منقول نظر آتی تھیں وہ مفید نظر آنے لگیں۔ انسانی فعلیات کو ہی لے لیں گاڑوں کا فضل۔ تاک کا ذنب۔ بند کا فضل۔ پانے کا فضل۔ پیشاب وغیرہ بزرین فضل سمجھے جاتے ہیں اور انسان پوری کوشش کرتا ہے کہ ان سے بچے مگر طبیعت اور ذراعت نے بتایا کہ ان میں حکمت سے فوائد ہیں۔ کان کی میل۔ آنکھ کے علاج کے لئے مچھلی مفید ثابت ہوتی ہے۔ پستان زخموں کو اچھا کرنے میں مفید پایا گیا۔ جبکہ ابھی علم جرائی نے ترقی کی تھی اور **Handbook** طریقے معلوم نہ ہوئے تھے مائیکروفائی نے یہاں تک لکھ دیا تھا کہ انسان کے لئے اس کے اندر مکمل علاج موجود ہے۔ اب وہ بھی سائنس ترقی کر رہی ہے پچھلے زمانے میں جو چیزیں صرف کھاد و کلام اپنی تھیں۔ اب ان کے اور بھی فوائد ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔

### ہر چیز میں فوائد نظر آئیں گے

اب ہم جس قدر تجربہ ہو چکے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ رساں نہیں بلکہ جنہیں بعض مفسر رساں خیال کیا جاتا ہے ان میں بھی فوائد ہیں۔ سانپ کو بہت ضرر رساں سمجھا گیا ہے مگر بہت سی فلاح پیدا رہی کہ اس کے ذہن سے علاج کیا جاتا ہے اور لوگ ان بیمار لوگوں سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ سنسکرت میں ہر شے کی

اس سے بھی بہت بڑی دنیا کو نادرہ سمجھا جاتا ہے اس سے ہزاروں جانوں کا نقصان ہوتا ہے وہاں لاکھوں انسان اس سے شفا پاتے ہیں۔ یہ سنسکرت میں ہمارے ہماروں کے توڑنے میں اکیس ثابت ہوا ہے ہر لوگ بخار میں مبتلا ہو کر وہ اتنی کرتے کرتے ٹھک جاتے ہیں انہیں کھانے کی ایک خوراک سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی سید کردہ شے میں کوئی بھی نادرہ سے خالی نہیں

### یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے

تجربہ ہے اس امر کی جو کہ اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی خوبیاں بیان کرنا اس وقت میرا مقصد نہیں بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ ہم ان چیزوں میں بھی جنہیں مفسر خیال کیا جاتا ہے۔ فوائد دیکھتے ہیں جو چیزیں ہمارے لئے نادرہ رساں ہیں ان کی نیسی قدر کرنی چاہیے اور ان کا ہمارے لئے سمجھا جاتا خدا تعالیٰ کا کثرت بڑا احسان ہے

خدا تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک احسان یہ کہ جو وہ دیکھتے ہیں ان کی نیسی قدر کرنی چاہیے اور ان کا ہمارے لئے سمجھا جاتا خدا تعالیٰ کا کثرت بڑا احسان ہے

### نئی کی بعثت کی غرض

لوگوں کو مذہب بن کر دکھانا ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنا چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے یہ چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب جو ان کے لئے وارث اور تمیم ہونے کی حالت میں کیا گیا آخراً اس کا یہ سبب تھا کہ حضرت موسیٰ نے حضرت عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب ہو گیا کہ ان کو کیوں نہ کسی بڑے ستارے کا انتخاب

کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت یہ سوال ہی ہوا۔ ایک شخص جو شرک کے خلاف دعا لیا کرتا تھا اس سے کہا اگر خدا نبوت کے لئے منتخب کرتا تو مجھے کرے۔ اس لئے یہ نہیں جانتا۔ تو یہ سوال ہوتا ہے کہ کیوں خدا ایسے شخص کا انتخاب کرتا ہے کسی بڑے آدمی کا انتخاب کیوں نہیں کرتا۔

### اصل بات یہ ہے

کہ خدا تعالیٰ ایسے اشخاص کا انتخاب کرتا ہے جو لوگوں کے لئے نمونہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی انبیاء نمونہ تھے خدا تعالیٰ جو تعلیم دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایسے اشخاص کو بھی بھیجتا ہے جو اس تعلیم کا عمل نمونہ بناتے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کا عملی نمونہ تھے۔ حضرت عیسیٰ انجیل کے۔ حضرت موسیٰ تورات کے جب قرآن کریم اُترا تو ساقی ہی مجسم قرآن یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفاق کے متعلق دریافت کیا کہ کیسے تھے تو انہوں نے فرمایا

كان خلقا حسنا العترة ان آت کا خلق قرآن تھا۔ جو کچھ اس میں ہے اس کا عمل ہونا چاہئے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا غیبی لا کرنے کی کیا شے کہہ دیا۔ قرآن پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پایا جاتا تھا

### انبیاء کا وجود

دنیا میں نمونہ ہر کتاب میں طرح نمونہ سے کھو کر نہیں لگ سکتی۔ اسی طرح آپ کے



وجود کے ساتھ ہی ٹھوکر نہیں لگ سکتا۔ اگر لوگوں کو زندہ کرنے آتے ہیں ان سے پہلے لوگ مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مردوں کو زندہ کیا۔ اسی لئے ان کو مخاطب کر کے اللہ فرماتا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا استجبوا للہ ولسموا اذا دعاکم لہما بچیکم کما سے دو گرا اللہ اور اس رسول کی بات مانو وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے جاتا ہے۔

ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ یہ بھی

### دنیا کو زندہ کرنے کیلئے

آجہاں۔ خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا محلات و حقائق بتاتا۔ لوگوں کو روحانی طور پر زندہ کرنا۔ مہذب بنانا۔ یہ وہ کام ہیں جو خدا کے برگزیدہ دنیا میں مبعوث ہو کر کرتے ہیں ان کے ذریعہ جو زندگی حاصل ہوتی ہے اس سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ نبی جیسا فی ہر دور کو زندہ کرتا ہے بلکہ حقیقی زندگی اور اخلاقی زندگی ہے۔

انبیاء کی جماعتوں میں اور دوسرے لوگوں میں کھانے پینے پہنے ظاہر کا زندگی میں فساد نہیں ہوتا۔ بلکہ ہی ترقی ہوتا ہے کہ ان کی اخلاقی و ملت نہایت اعلیٰ ہوتی ہے وہ

### لوگوں کے لئے نمونہ

ہوتے ہیں۔ اگر مادی کی جماعت میں کسی داخل ہونے والے کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو تو وہ کچھ اس کے اندر وہ غرض و غلبت جس کے لئے مبنی مبعوث ہوتے ہیں پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کسی قوم میں یہ باتیں پیدا نہ ہوں وہ ترقی نہیں کر سکتی۔

امیر ہمیشہ خدا سے پروا رکھتا ہے کہ آستہ می کہ جو قوم ان کے ساتھ مثال ہوگی وہ اسے کامیابی تک پہنچا دیں گے ان کے ساتھ مثال ہونے والے

### ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار

ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں ان کی قسم یا ایہا انصاف نہیں ہوں گی۔ جیسے زمیندار زیادہ سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بے اس کا فائدہ ہوگا اسی طرح مومن بھی قربانی کرنے سے ڈرتا نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اگر آج اس کا فائدہ ظاہر نہیں لوگوں کو نظر آتا۔ تو ملے ہی وہ اس فائدہ کو پائیں گے۔ جس میں اس کے فائدہ مشاہدہ کریں گے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی کسی شخص پر کتنا فائدہ ہوتا ہے۔ ہم اس طرح مومن کی

قربانی بھی آئندہ نسلوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ میں نے

### ایران کے بادشاہ کا قصہ

کئی دفعہ سنایا ہے۔ وہ اپنے وزیر کے ساتھ ایک کسان کے پاس بنے گذر رہا جو ایک ایسا درخت لگا رہا تھا جس کے پھل کو وہ خود نہیں کھا سکتا تھا۔ بلکہ اس کی فصل نانہ حاصل کر سکتی تھی۔ بادشاہ نے کہا میں کہان۔ تم کو اس کے ٹکڑے کے کیا فائدہ۔ اس نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت یہاں نے یہ پٹر لگا کے تو تم نے پھل کھائے اب ہم نکالیں گے تو ہمارے بعد آنے والے کھائیں گے۔ بادشاہ کا دستور تھا کہ جب وہ کسی بات پر غور و خوض کرتا تو وہ لکارتا تھا جس کے نتیجے میں جوتے تھے کہ ہم اس کی بات پر غور و خوض جوتے ہیں۔ اسے ایک نادر اسٹریژن کی جھلی دی جا رہی تھی۔ چنانچہ بادشاہ کو کسان کی بات پسند آئی اور اس نے زہ کہا۔ اس پر وزیر نے ایک پھل کسان کے حوالے کر دیا۔ پھل کے کھانے پر کسان بولے۔ بادشاہ سلامت دیکھا اس درخت نے تو لگاتے لگاتے پھل دے دیا۔ یہ بات بادشاہ کو پھر اچھی لگی۔ اور اس نے قرعہ کہا۔ وزیر نے ایک اور پھل کسان کے حوالے کر دی پھر پھل لے کر کسان نے کہا بادشاہ سلامت دور لوگ جو درخت لگاتے ہیں وہ سال میں صرف ایک پھل دیتے ہیں۔ مگر میرے درخت نے تو لگاتے لگاتے درختوں سے زیادہ پھل دے دیا۔ بادشاہ کو اس بات نے اور بھی خوش کیا۔ اور اس نے پھر زہ کہا۔ اور وزیر نے تیسری پھل کسان کے حوالے کر دی۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ یہاں سے چلو دور نہ رہو پڑھا تو میں لوٹنے لگا۔

### بہت عظیم الشان فوائد

ہوتے ہیں۔ انبیاء کے حقیقی تبعین بھی قربانیان کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سواروں کو دیکھو ان پر کیا کیا ظلم و ستم کئے گئے۔ پہلی اور دوسری صدی میں ان پر سخت و ظلم ڈھائے گئے۔ وہ

### مصائب کا تختہ مشق

بنائے گئے۔ مگر انہوں نے میرے مظالم کو برداشت کیا۔ اور قربانی قربانی کرتے گئے۔ حتیٰ کہ تیسری صدی میں بار آزادی حاصل ہوئی۔ یہ جیکہ روم کا بادشاہ

عیسائی ہو گیا۔ میں نے وہ فارسی دیکھی ہیں جو روم کی شاہی کھانا میں۔ وہ خدا کی جماعت ان غاروں میں چھپ کر رہا کرتی تھی تاکہ مخالفین کے مظالم سے بچے وہ غاریں آج بھی ہیں۔ اگر ان کو پھیلایا جائے تو وہ دوسو میل سے کم لمبائی نہ ہوگی۔

### ہمارے لئے بھی ضروری ہے

کہ ہم لحاظ ایمان کے پیچھے جان کی طرح بیٹ ہوں۔ کچھ ایمان تو میرے ہی موجود ہے۔ ماموروں کا کام بھی زندگی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ مامورین کی جماعتوں کے ہر فرد کو سمجھنا چاہیے۔ کہ میرے ہی ذریعہ دنیا کی نجات ہوگی۔ میں نے ہی سب کام کرنا ہے۔ میں انہیں جوں جوں سب گاڑیاں ہیں جب تک یہ احساس نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ سچا مہمدا ان اس صورت میں بن سکتا ہے کہ وہ سمجھے۔ دنیا میں وہ اکیلا ہی کام کرے گا۔ سورہ فاتحہ میں ایالت انجیل جو آیا ہے۔ اس میں

یہ نکتہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص کہتا ہے ایالت انجیل کو یاد دہانے آپ کو کھڑا کرتا ہے اور باقیوں کو اپنے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی قسم کے چالیس مومنوں کی خواہش رکھتے تھے۔ اگر ہر ای جماعت میں پیدا ہو جائے۔ تو پھر

### تمام دنیا کا نفع کرنا

آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایمان بجز خدا کے برگزیدہ کے اور کوئی پیدا نہیں کر سکتا جنہیں خدا تعالیٰ نے خود انتخاب کر کے دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ یہ لوگ آگ کا حکم رکھتے ہیں۔ جو خود غناشاک کو حیلہ دیتی ہے جب ان کا ظہور دنیا میں ہوتا ہے تو ان کے ذریعہ فساد و فحاشی کے سبب دے چاک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا بیج ایک کامل ایمان حاصل کر کے خدا کی طرف ہوتا ہے۔ اگر ایسا ایمان نصیب ہو تو یہی کامیابی کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کو توفیق دے کہ ہم ایسا ایمان حاصل کریں۔

## محترم ملک عمر علی رضا امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان پاکستان کی خاک

ربوہ۔ محترم جناب ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان و عمر خان بورڈ نے درود ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء کو ایک حرکت طلب نہ ہو جانے کے باعث ملتان میں ہمارے سال و ذات پائے گئے آپ کا جسد خاکی در خواہی ۱۹۶۲ء بروز شنبہ ۱۰ بجے شب ہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنم درود ۱۱ مئی کو مرنے سے پہلے بڑی ایمان و کار ملتان سے ربوہ پہنچا۔ منسا زعشا کے بعد ۹ بجے شب دار الضیافت کے سامنے کھینچے میدان میں نماز جنازہ محترم صاحب زادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الامور مرکز یہ سنے پڑ پائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور اہل ربوہ کے علاوہ سرگودھا۔ لاہور۔ لاہور اور ملتان کے اصحاب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ ہشتی مقبرہ میں سے بکر مرقوم کی نقوش کی دیاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہوئے پر محترم صاحب زادہ رفیع احمد صاحب نے دعا کرال۔

محترم ملک صاحب مرحوم ملتان کے بہت مقبول زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۱۹۰۵ء میں عین جوانی کے عالم میں آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بہت نیک دیندار اور خدمت سلسلہ کا خاص بہرہ رکھنے والے بہت شام اور فداکاری کرتے تھے۔ آپ کو حضرت سید میر محمد اسحق صاحب رضی اللہ عنہ کا امدادی کا شرف حاصل تھا ۱۹۵۰ء میں کچھ عرصہ تحریک جسرید میں بطور سیکرٹری جسرید نذات سر انجام دیں۔ ازاں بعد ملتان میں مقیم رہ کر خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ نیز سال محاسن اشارت کے بعد نگران بورڈ کی کمیت کا احسن از بھی آپ کے عہد میں آیا۔ محترم ملک صاحب مرحوم نے مذہبیات چار بیٹیاں اور چار بیٹے طوسی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ بدر آیت خاندان نیز خاندان حضرت میر محمد اسحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس صدمہ میں ولی مہمدوی اور توفیق کا اہتمام کرتے ہوئے دست بردار ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجہ بزرگوار اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز یہ نگران کو سیر میل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



# جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت

تقریر کریم مولوی شریف احمد خاں فیاضی صاحب منسلک احمدیہ برمودا سالانہ قادیان ۱۹۶۲ء

موجود حضرات! مختلف مذاہب کی کتابوں میں اس کی آخری زمانہ میں اصلاح خلق کے لئے ایک موجودہ کے طور کی پیش گوئی پائی جاتی ہے۔ اس "موجودہ" کے مختلف نام مثلاً عہدی، مسیح، کرشن، مجدد اور برگزیدہ مثلاً کا گور و غیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

**حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بانی سلسلہ احمدیہ کا دعوے**

قادیان فی طبع السلام نے جو آج سے قریباً ۱۲۸ سال قبل قادیان کی اس بستی میں دجو اس وقت ایک چھوٹا سا گاؤں تھا ۱۲/۱۲/۱۸۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۱ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر سلطان فرمایا کہ آپ مختلف مذاہب کی پیشگوئیوں کے معصادق اور سرعود تمام مسلم ہیں جن پر حضور فرماتے ہیں:-

وہی مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور

مطہر دلی سے اطلاع دی گئی

ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح

موجود اور عہدی مجدد اور اندر

اور سیرت و اختلافات کا حکم

میں یہ جو میرا نام ہے اور عہدی

رکھا گیا اللہ دونوں ناموں سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا

نے اپنے جہاد سطر کاٹ دیا

یہ میرا نام رکھا۔ اور پھر زمانہ کی

مصلحت موجودہ نے تقاضا کیا

کہ میں میرا نام جو غرض میرے ان

ناموں پر یہ تین گواہ ہیں میرا خدا

جو آسمان اور زمین کا مالک ہے

میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ

میں اس کی طرف سے برہادر

وہ اپنے نشانوں سے میری

گواہی دیتا ہے۔ (اور میں عیسیٰ)

دین میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر

کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت

میں میری سہا ہے کہ میں یہی مسیح

موجود ہوں جس کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث

میں ہمیشہ خبر دی ہے جو صحیح

بخاری، اور مسلم اور دوسری

صحاح میں درج ہیں۔ وکفی باللہ

شہیداً۔

دلفظ طاعت جلد اول ص ۱۳۱

رجح "فہم ان گناہوں کے دہر کرتے

کے لئے جس سے زمین پر جوئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے جنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے جنگ میں ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار ہے، یا پھر کہنا چاہیے کہ وہ مادی حقیقت کا نمونہ ہے جو مادی ہوں۔ یہ خیال اور خیال نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ جو کئی دفعہ مجھے بتایا ہے۔ کو تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موجود ہے۔۔۔۔۔ یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔ (لیکچر سبیل الکوٹ)

نیز حضور اپنے مظلوم کلام میں فرماتے

یہ سہ

(د) یہاں وہ پانی ہوں کیلئے آسمان وقت پر

میں کہ ہوں اور خدا جسے جو لوگوں آخکار

اسمہم مولا السمار جہاد اربع بار المسیح

نیز بتفرقہ زمین آندازہ ہمارے کار

کہاں بار و نشان الوقت میری نہیں

ایں مشاہدہ ہے میں خود دن چوبیڑا

صدق ہے میری طرفہ و اسی میں غیر ہے

میں رہنے ہر طرف میں عافیت کا ہر بعد

**احمدیہ کا مقصود** اعلیٰ بھائی احمدیت کی آواز

پانگشت ہے مسیح چونکہ عالمگیر اور

انٹرنیشنل ہے۔ اس لئے فوری تھا

کہ احمدیت بھی عالمگیر اور انٹرنیشنل ہی ہو

نیز چونکہ اسلام کی تجدید اور نشاۃ ثانیہ

لعبہ قدرت احمدیت مقدور تھا اس لئے

اس کا عالمگیر اور بین الاقوامی بن کر رہنا

خدا کی مشیت اور تقدیر تھا چنانچہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے مقصد کو اس

الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ان تمام

روموں کو زمین میں متفرق آبادیوں

میں آباد ہیں کیا جو رب اور کیا

الشیاء ان سب کو ہر ایک

فطرت میں تو میری طرف کھینچے

اور ہندو کو دین و احمد پر جمع کرے

میں خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس

کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ (احمدیت)

نیز حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اس دن کی نصرت کیلئے اگر آسمان پر شور ہے اب کیا وقت فراغت ہے یہی نیکو دن وہ عزیزان مہم جو جس کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت ہوئی روحانی ذرائع سے حاصل ہو گا۔ سیاسی اقتدار مطلوب و مقصود نہیں۔ چنانچہ خداوندی اسلام نے اس امر کی صحت ان الفاظ میں ثابت فرمادی کہ

جہ توبی کدو کبر ملک سب سے بڑا

مجھ کو کیا تا جوں سے پہلے تاج و تاجدار

ہم تو ہے جس ملک پر اس کی مہار ہیں

آسمان کے رہنے والوں کو زمین سے بڑا

ملک ہے مجھ کو نہیں مطلب جنگوں کے کام

کام میرے دلوں کو فتح کرنا ہے دیار

ہر طرف ہوا دینا ہے ہمارا کام آج

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا بیکار

**دنیا کی مخالفت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ**

خدا کی بشارت کے دعویٰ اور میت

شہید مخالفت شروع ہوئی، مگر خدا تعالیٰ

نے آپ کو تسلی دی اور اس روحانی مقصد

میں کامیابی کا پتہ دیا بشارت دیں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے الہامی بشارت میں سے

مرث چند ایک پیش کرتا ہوں۔ آپ کو مخاطب

کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) "الیس اللہ بکاف خیرہ" کہ کیا

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے کی امداد

و نصرت کے لئے کافی نہیں؟

یعنی یقیناً وہ خدا کے قادر و قیوم

اپنے اس مامور بندے کی تائید

و نصرت کرے گا،

(۲) "دنیا میں ایک نذر آیا۔ پر دنیا نے

اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے

قبول کرے گا اور اسے زور

اور حصوں سے اس کی سچائی

ظاہر کرے گا۔"

(۳) یا توں من کل نیچ عمیق

یا شلیک من کل نیچ حبیب

یعنی دُور دراز سے کثرت سے اور

اموال اور تحائف آئیں گے۔

(۴) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں

تک پہنچاؤں گا۔

**I shall give you a large party**

of my friends

میں تجھے اسلام کی ایک بہت بڑی

جماعت عطا کروں گا۔

(۵) میں تجھے زمیں کے کناروں تک

عزت کے ساتھ شہرت دوں گا

اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔

اور تیری محبت دلوں میں ڈال

دوں گا۔ جعلتک المسلمین ابن

مریم

(۶) "یفتوحک سماں لیسوی الیہم من السماء" یعنی تیری مروت ایسے لوگ کریں گے جو پر ہم آسان سے وحی نازل کریں گے۔

(۷) "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ جہاں تک کہ بادشاہ تیرے کمرے سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(۸) "آئی معلک ومع اهلک ومع کل من احبک" (میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل و عیال کے ساتھ اور ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت رکھتا ہے)۔

(۹) "آئی مہین من ادادہاتک وائی مہین من ادادہاتک" جو تجھے ذیل کرنے کا ارادہ کرے یہاں سے دلیل و ہوا کر دوں گا۔

(۱۰) "بخرام کو وقت تو نزدیک رسید رہا ہے محمدیاں بر سر ہند تر حکم اقتاد خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔"

**حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کو محبت بھری نصیحت**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رعایا کی پیش کرتے ہوئے نہایت ہی محبت دیا ہے اپنے مخالفین کو سمجھایا کہ:-

وہی سہ کیوں مجھ کرتے ہو گری آئیں ہو کوی خود بخالی کا دم بھرتی ہے یہ باد و بار آسمان پر طوفان حق کے لئے ایک ہوش سے ہر وہاں نیک طبعوں پر زخمتوں کا آثار

سہ وقت تھا وقت سچا دیکھی اور کا وقت میں نہ آتا تو کہی اور ہی آیا ہوتا (درمیں)

(ب) نیز حضور فرماتے ہیں:-

"یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت ڈرو۔ تم اس کو نا بود نہیں کر سکتے۔ اسی کا ہمیشہ بدلہ ہلا ہے۔۔۔۔۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پہنچا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پریشیہ دہا تھا اس کے ساتھ نہ ہوتا۔ تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا۔ اور ایسے حقیر ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی بڑیوں کا بھی جتن نہ ملتا۔ اپنی مخالفت کے کاروبار پر نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہوا۔ مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہوا۔ (درمیں)



یہ اگر نہ ہو گا تو ہمارے ناقصان  
لیجے گا کہ آپ کے لئے کافی تھا وہ بزرگ  
کچھ نہ تھی حاجت تھاری نے تمہارے سر کی  
خود مجھے نابود کرنا وہ جہاں کا شہر پار  
ہے کئی کا ذب جہاں میں لاؤ گو کچھ نہیں  
پیر جی کی تائید کی ہوئی ہوں بار بار  
(درمیں)

نفس مایا ہے  
(ج) تو دنیا مجھ کو نہیں پہنچتی۔ گروہ مجھ  
کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا  
ہے یہاں لوگوں کی غلطی اور  
سر اس پر قسمی ہے کہ میری نجات  
جانتے ہیں۔ یہ وہ درخت ہوں  
جس کو مالک جنتی نے اپنے  
ہاتھ سے دکھایا۔ اسے تو کو تم یقیناً  
سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ سے  
برابر وقت تک میرے ساتھ  
دعا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد  
اور تمہاری عورتیں اور تمہارے  
جوان اور تمہارے بچے اور  
تمہارے چھوٹے اور تمہارے  
بڑے سب مل کر میرے ہاتھ  
کرنے کے لئے دعا کریں۔  
جہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے  
تمہارے ہاتھ لگ جائیں اور ہاتھ  
شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز  
تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور  
نہیں رے گا جب تک وہ  
اپنے کام کو پورا نہ کرے۔  
... پس اپنی جانوں پر ظلم  
کرو۔ کافروں کے اور منہ ہوتے  
ہیں اور صادقوں کے اور۔ اور  
نہ انہی امر کو فیصلہ کے بغیر نہیں  
چھوڑنا۔ ... جس طرح خدا نے  
اپنے امور میں اور کلمہ میں آخر  
ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ فیصلہ  
آپس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔  
(درمیں)

سج ہے سہ  
کبھی نصرت نہیں ملتا۔ مولا سے گندو کو  
بھی شائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو  
(درمیں)

مخالفت باوجود  
شاندار ترقی  
اسلام احمدیہ کا آواز قادیان کی لہجہ سے  
باہر نکل کر تبلیغی مشرور ہوئی۔ اور  
مفت محمد رفیع قادری نے نہ صرف یہ آواز  
پنجاب کے ہی پر غبر اور تبلیغ میں اور  
سندھ و سوات کے ہی پر صوبہ اور ریاست  
میں پھیل گئی۔ تب ہی شیخ۔ یو۔ پ۔ اے۔ اے۔  
اور علیہ اور دیگر مالک و سید ازین عینی  
میں چلے گئے۔ اور پھر جی جی جی جی  
ہے۔

حضرت بانی صمد احمدی نے اپنے  
دعویٰ مسیحیت و ہمدویت کے اس  
کی تائید میں مختلف زبانوں میں ترقی  
انہی کتب تصنیف فرما کر شائع کیں۔ جس  
سے لوگوں کو آپ کے دعویٰ کے  
دلائل کا شوق ہوا۔ خدا کی تائید و نصرت  
کا پتہ چلا۔ اور لاکھوں سعادت مند آپ  
کے دعاوی کی تصدیق کر کے آپ پر ایمان  
لائے۔ حسب بشارات اللہ ترنگ  
اموال اور تحائف آپ کے پاس پہنچے  
زین و آسمان سے آپ کی تائید و تصدیق  
میں نشانات ظاہر ہوئے۔ چنانچہ دھوئے  
کے تھوڑے ہی عرصہ بعد حضور گواہ  
گناہی سے نکل کر دنیا بھر میں شہرت پانے  
اور زبان کی گناہی آپ کی برکت  
سے دنیا میں مشہور ہو گئی۔ آپ پر ایمان  
لے والوں کو شدید مصائب و محال  
برداشت کرنے پڑے۔ حتیٰ کہ حضرت مولوی  
سید عبد اللطیف صاحب نے اور حضرت مولوی  
عبد الرحمن خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اختلافات  
میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اور اس  
روانی پر وہ کی اپنے خون سے آبیدی  
کی۔ مخالفین کا یہ ظلم دستہ احمدیت کی آواز  
اور ترقی کو جانے سکا۔ اور ہر آنے والا دن  
اپنے ساتھ بركات و برکات کو لے کر  
آیا۔ اور آج بفضلہ لہے آپ کی جماعت  
کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی  
ہے۔ اور آج ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں  
اور بے ہمتی۔ امر واقعہ۔ کہ آج جماعت احمدیہ  
پر شور و غروب نہیں ہوتا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ  
کے مشن اور انفرادیت کے چار اطراف ہر ملک  
اور ہر خطہ میں اور ہر رنگ و نسل کے لوگوں  
میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت بانی صمد  
احمدی علیہ السلام اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ  
کا اس تائید و نصرت کو دیکھ کر فرماتے ہیں

وہی اک نامہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا  
قادیان بھی تھا نہاں الہی کو گویا برفراز  
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے زبیر معتقد  
لیکن اپنے بھیکو کو چرچا کرتے ہر کنار  
نیز فرمایا ہے  
وہی ہی تھا زبیر و بیکش گناہ دے ہر  
کرت نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کو  
لوگوں کی اس طرف کو نہ بھی نظر نہ تھی  
پیر ہر دو کی بھی کسی کو خبر نہ تھی  
اب دیکھتے ہو کیسا روبرو جہاں ہوا  
آج مریم خواں بھی قادیان ہوا  
اک قطرہ اس کے فضل نے فرمایا ہوا  
ہیں خاک تھا اُن کے فرمایا ہوا  
(درمیں)

مفت محمد رفیع قادری  
جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں  
کا فخر سا جہاز  
ساتھ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں

کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔  
اس میں اس کی قدر سے تفصیل ہی بیان  
کروں گا۔ انشاء اللہ۔ تاکہ آپ کو جماعت  
کی بین الاقوامی حیثیت کا اندازہ ہو  
جائے۔

سندھ پاکستان میں تو سینکڑوں کی تعداد  
میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہیں۔ جماعت  
کے مشن اور مساجد موجود ہیں۔ اور سینکڑوں  
مبتغیین و مربیان خدمت دین اور امت  
اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ مگر مذہب و ملت  
کو چھوڑ کر

- (ا) ۲۰ غیر مالک میں ۶۶ جماعت  
احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔
- (ب) ان مشنوں میں ۴۴ مبتغیین  
(۶۴ مرکزی احمدی ۸۴ لوکل مبتغیین)  
کام کر رہے ہیں۔
- (ج) ان مشنوں سے مختلف زبانوں  
میں ۱۰۱۶ اخبارات و رسالے  
شائع ہو رہے ہیں۔
- (د) سندھ پاکستان کو چھوڑ کر دیگر ملک  
میں ۲۹۱ مساجد۔ ۵۰۰ مہنگاں  
اور تین اسپتال قائم ہیں۔
- (ه) ہندی۔ گورکھی اور اردو زبانوں  
میں ۱۳۰ غیر مالک جماعت احمدیہ  
کی شاخیں قائم ہیں۔ ۶۰ غیر مالک  
زبانوں میں یہ ترجمہ شائع کیا جا  
چکا ہے۔ اور آٹھ زبانوں میں  
تیار ہے۔ انشاء اللہ العزیز  
توبہ ترین زمانہ میں شائع ہوگا۔

وہی قسماں محمد کے ترجمہ کے  
علاقہ ہر ایک ملک کی  
زبان میں اسلامی ترجمہ  
شائع شدہ موجود ہے۔ جس  
کا اکثر حقت مفت تقسیم کیا  
جاتا ہے۔  
یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان  
ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی  
شاعی میں برکت دکھائی۔ اور ان  
مشنوں کے ذریعے ہزار ہا غیر مسلم افراد  
کو اسلام میں داخل ہونے کی سعادت  
حاصل ہوئی ہے۔ شرک مٹ رہا ہے  
اور توحید تمام ہو رہی ہے۔ انسان  
پرستی کی جگہ خدا پرستی لے رہی ہے  
اور دُشمن کے تاریک علاقے نور ایمان  
سے منور ہو رہے ہیں۔ اور رب کمال  
ادہ پرست برا عظم میں بھی روحانیت کا  
ایک عیس انقلاب آ رہا ہے۔ جو کا  
نقشہ حضرت بانی صمد احمدیہ کے  
الفاظ میں یوں کھینچا گیا ہے۔  
آ رہا ہے اس طرف احرا اور پگڑی  
بہر پھر چلے گی مردوں کی ناگاہ زندہ دل  
بہر تشریفات کو اب اہل دانش و ادب  
پھر جو ہیں چشمہ توحید پر از جان شاد  
ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال  
کچھ نہیں انسان پرست کوئی غرور و غار  
(درمیں)

دبائی

## امتحان میں نمایاں کامیابی

محترمی سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفر پور کی صاحبزادی خدیجہ حمیدہ بیگم  
صاحبہ نے فائنل ڈویژن میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔  
بزرگان سلسلہ و احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک کامیابی  
خداوندان کے لئے امد سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ اس موقع پر محترم  
سید صاحب نے دعا دے کر اپنے شکرانہ قندیں اور فرمائے۔ جزا اللہ احسن  
الجزا۔ والسلام

خاک ر عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ علیہ احمدیہ مظفر پور

## اعلان دعا

مکرم عبدالرحمن صاحب جنوکی ری۔ اے۔ آف رشی نگر ایک عازمت  
کے لئے کو شش کر رہے ہیں۔ ان کا نام امیدواران کی لسٹ نمبر ۱۵  
آگیا۔ جملہ احباب سے درخواست ہے۔ ان کو عازمت کے حصول میں  
کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاک ر

ناظر بیت المال قادیان



# قوم افغان و اہل کشمیر کے نبی اسرائیل ہونے پر ایک اور شہادت

از مکتوم مولوی سید محمد صاحب انجارج اجماعیہ مسلم مشن بمبئی

اس وقت پنجابی اکادمی لاہور کا ایک تازہ پیشکش "عجرت نامہ" ہمارے سامنے ہے۔ تاریخ ہند کا ایک نظمیں نسخہ سو سالوں سے انڈیا آفس لندن کی لٹریچر میں پڑھا تھا۔ زیور طباعت سے آراستہ ہر منظر عام پر آ گیا ہے۔ یہ کتاب ہندو زبان میں ہے۔ اس کے مصنف مفتی علی الدین صاحب لاہوری ہیں۔ مصنف نے اس کا نام "عجرت نامہ اور عجرتہ التورخ" رکھا ہے۔ اس کتاب میں مقدمہ پنجاب کی تاریخ بہت جامع رنگ میں پیش کی گئی ہے۔ مصنف کا خاص مقصد تو یہ ہے کہ حکومت کے مداخلت تلبد کرنا ہے۔ گویا انہوں نے اپنا موضوع شروع کرنے سے پہلے پنجاب کے ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کے مذہبی عقائد، تواریخ و روایات، جزائی عمل و وقوع اور سیاسی عروج و زوال پر بہت باحیثیت انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

یہ کتاب فوجی رسالے پرانا ہے۔ یہ کتاب مصنف نے ۱۹۵۵ء میں مکمل کی۔ اس وقت ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت تھی۔ سکھوں کا دور حکومت بھی ختم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ہندوستانی قومیں پرانی اور نئی تہذیب کے تقابلیں میں پس رہی تھیں۔ یہ حالت دیکھ کر بہت سے ہندو مسلم علماء کو ہندوستان کے خیالات قلم بند کرنے کا خیال آیا۔ انہیں میں ایک مفتی علی الدین صاحب بھی ہیں۔ ان تصانیف میں ان کی یہ کتاب اتنی دور کی نگاہوں سے دیکھی گئی کہ کچھ ہی دنوں بعد جب پیرس میں نادر و قیمتی کتابوں کی نمائش منعقد ہوئی تو یہ کتاب ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے اس نمائش کے لئے بھیجی گئی۔

وہاں اس کا شمار نہایت قیمتی تصانیف میں ہوا۔ ہر باب ایسٹ انڈیا کمپنی یہ کتاب پیرس سے لندن لے گئے۔ کچھ دنوں تک یہ اس کے لاہوری میں رہی۔ اس کے بعد جب ۱۸۵۸ء میں انڈیا آفس لندن قیام پھا تو یہ بھی نسخہ اس آفس کے سرور کر دیا گیا۔ اس دن سے یہ کتاب جس محفوظ جگہ پر ۱۹۵۶ء میں پنجابی اکادمی لاہور نے خرید لیا۔ انڈیا آفس لندن سے یہ نسخہ حاصل کیا۔ اور ستمبر ۱۹۶۱ء میں حسن نگہداشت و طباعت سے مزین کر کے قلم کے سامنے پیش کر دیا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم

ہوتا ہے کہ مفتی علی الدین صاحب بڑے واقف کار اور عظیم دوست آدمی تھے۔ انہوں نے تاریخ زمینی میں صرف واقعات نگاری پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ قوم و ملک کی تہذیب و ثقافت کا بھی پورا پورا سراغ لگایا ہے۔ اور ان باتوں کے بیان کرنے میں محنت و جدت کا بھی کافی التزام کیا ہے۔

اس کتاب کی نگارگریوں فعل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ایک تاریخی نکتہ کا بھی پوری تائید ہوتی ہے۔ یہ سوا کی کہ بنی اسرائیل کے دس قبائل یروشلم سے حبلا وطنی یا مملکت میدیا و ایران سے فرار کے بعد کہاں آباد ہوئے؟ یہودی اور عیسائی مورخوں کے نزدیک ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے ان مورخوں کی تائید کی ہے۔ بوریہ کہتے ہیں کہ افغان "اور کشمیری بنی اسرائیل یا یہودیوں کے ان دس قبائل میں سے ہیں۔ جو حملت نصر کے بعد آئے تھے۔ قری و قریہ مرکز سے جدا کئے گئے اور ان جنگی و کھیتی باڑی دونوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔

یوں تو آپ سے پہلے بھی جعفر مسلم وغیرہ مورخوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس یقین و جزم کے ساتھ ان گشتہ قبائل کی نشان دہی کی ہے۔ وہ تاریخی تحقیق سے بلند بالا چیز ہے۔ آپ نے ہندو اور ہم دھرمیتوں سے افغان اور اہل کشمیر کے حسب و نسب کی وہ کر دیاں جو جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی تھیں جوڑ کر دکھادی۔ جس کا خلاصہ ہم ان الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔

افغان اور کشمیری بنی اسرائیل کے وہ قبائل ہیں جو لٹام بادشاہ کے ہاتھوں جلا وطن کئے گئے یہ پہلے یروشلم سے نکال کر میدیا اور ایران کے علاقے میں آباد کئے گئے۔ بعد ازاں قوم کے ایک حصہ نے "عوجیہ" کی طرف ہجرت کر لیا اور یہیں آباد ہو گئے۔ کچھ یہ غور سے قندھار کی طرف ہجرت کرے۔ اور آج کل آج کل افغان و کشمیر کے بادشاہوں اور مولویوں میں پھیل گئے۔ جن میں دونوں یروشلم

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت فرما رہے تھے۔ یہ لوگ کشمیر کے پیاروں اور دادیوں میں بھی پھیل چکے تھے۔ آپ ان قبائل کی تلاش میں افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر آئے۔ اور ایک سو بیس سال تک ان قبائل میں نبوت فرما رہے تھے۔ آپ نے انہیں قبائل میں شادی بھی کی۔ ممکن ہے کہ افغانوں کا "عیسیٰ زئی" قبیلہ آپ ہی کی اولاد ہو۔ ان قبائل کے پاس "نادر شاہ وراٹی" کے وقت تک ہندو سرکاری کے بعض تبرکات تھے۔ جسے "عبرانی بائبل" جو انہوں نے نادر شاہ وراٹی کو بطور تحفہ دیا۔ وہ یہودی جو نادر شاہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے یہ تحفہ دیکھ کر کہا کہ یہ فانی اسرائیلی تبرک ہے؟

پھر آپ نے اس علاقے کے آثار بھی دیکھ کر فرمایا کہ افغانستان ہندو کشمیر بنی اسرائیل کا مسکن ہے۔ جسے تخت سلیمان جو سرکاری گو سے نظر آتا ہے۔ اور انفل نے شہنشاہ اکبر کے سپہ سالار جہاں خان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل عرب افغان کو سلیمان کہتے ہیں۔ اسی طرح گلگت "یروشلم" کے اس پہاڑ کا نام ہے۔ جہاں جناب یوشعہ مسیح کو صلیب دی گئی تھی۔ "کوہ مری" حضرت مریم علیہا السلام کی طرف منسوب ہے۔

آپ نے کشمیر اور جنت کے شہر سرینگر اور "لاست" کے متعلق بھی فرمایا کہ یہ وہ دن شہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے محل میں آباد ہوئے۔

افغان قبائل میں سے بعض کے ناموں سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے قبائل ہیں۔ جسے داؤد و یوشعہ زئی۔ عیسیٰ زئی۔

آپ نے یہ قول بھی نقل کیا کہ ظہور اسلام کے بعد افغانوں کے ایک سردار جناب تیس کو حضرت خالہ بن ولید رضی اللہ عنہ نے قبیلہ اسلام کی دعوت دی۔ مدہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد افغانوں میں اسلام کی روشنی

افغان بہادر و جوان مرد کو کہتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس قوم کے حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں جرات و بہادری کے بہت سے کارنامے انجام دیئے۔ اس لئے اس کو افغان یعنی بہادر و جوان مرد کہا گیا۔

غرض آپ نے تاریخ۔ آثار و عجائب اور دوسری داخلی و بیرونی شہادتوں سے یہ ثابت کر دیا کہ افغان بنی اسرائیل ہیں۔

یہ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق ہے۔ اب میں قوم افغان کے حسب و نسب کے متعلق غرت نامہ کی عبارت پیش کرتا ہوں۔ ناظرین دیکھیں کہ یہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق سے کتنی ملتی جلتی ہے۔

مفتی علی الدین صاحب عجرت نامہ کی نگارگریوں فعل میں لکھتے ہیں کہ:-

"مورخان اسلام تفصیل میں اجمالی نہیں مگر میں بیان می آورند کہ قوم افغان غرت نامہ بنی اسرائیل اند۔ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام ملک طاہر و پس از ان در زمان حضرت شمول پیغمبر علیہ السلام داد و دیبہ حضرت سلیمان دینے کہ بود بر یہاں دین و آیین عبادت پروردگار برحق و خالق مطلق اشتغال می داشتند۔ در دایتے نسب اسی گروہ افغاناں بر سپہ سالار حضرت یعقوب کہ یہود نام داشت مربوط می خورد۔

القصر در زمان سلیمان علی بنیاسم اسلام آصف بن برخیا۔ و افغانہ از میاک عم زادہ بودند۔ آصف بحرینہ و مذلت سلیمان علیہ السلام اعزاز یافتہ داشت۔ جہات علی را منظم می ساخت۔ و افغانہ بحرینہ سپہ سالاری حضرت موسوی سرور از ممتاز منہ مودہ بودند۔ چون شکل افغانہ بسیار حبیب و خوشنک بود۔ بناء علی ہذا در تفسیر بیت المقدس اخذ و اخذ و اخذ و جمیع دیواری را مطیع و منقاد او گردانید۔ بناء علی ہذا حکم القصر بحرینہ را نس و دیوان نافذ بود۔ و در تفسیر مرقوم ہر تہر از افغانہ طراز



مسی و مر اس جہت تقویم رسیدہ  
مقدور و در قوم پیشہ بود۔ و  
در مدت چهل سال عظمت  
مسجد بیت المقدس با تمام  
انصرام رسید و دیوان سنگ  
و دیوارات لغیرہ و بکیزہ از  
دریا و نیاکھا آدرہ بجا کے  
سنگ رخت و سنگ ریزہ  
در عمارت مسجد موصوف نصیب  
می گردند۔ دیوار پائے عالی  
شان بلند تر بنامدہ۔ بران  
امدی عشر گنبد کہ هر یک  
از درے از آن رخ بر فلک  
می کشید قیصر ساختند۔ و در  
سر گنبد صد و سیفت و قندیل  
طلائی از رخت می شد۔ و یازده  
گنبد دارد۔ فقط  
انتظام تمام بنی اسرائیل  
بعد وفات سلیمان علیہ السلام  
در قبض آصف و افندہ بود  
چون مرده برادر در عرصہ  
بیت مدنیس و پیش دای  
اجل را بیک گفتند۔  
ادلاء و اخلا و ایشان در  
ملک شام استقامت  
داشتند۔ چون بخت نورا  
حق لغالے بر بلاد شام  
استیلا داد۔ بیت المقدس  
را تراب کرد۔ بنی اسرائیل  
را ببنی و اسیری گرفت۔  
و اکثرے را جلا وطن نمود۔  
بہتر و انیال و حضرت عزیر در  
جنگ گرفتار بودند۔ بعدہ بر  
دوازہ ہزار کس بنی اسرائیل  
کہ عمام و اذیعت بودند حکم بہ  
پرستش ذات خود داد۔  
و دشان بر دین خود قائم بودہ  
جواب دادند۔ بجا را قتل  
کردہ بدار کشید۔ و حضرت  
عزیر و انیال را بجمت بزرگی  
خلاص کرد۔ اولاد افندہ و آصف  
را در گورستان خود و غزنی  
تاخیر و زکوہ و قندھار و ساجد  
از ان روز ای قوم افاندہ در  
ای کوہ ممکنت دارد۔ و  
اسلاف خصال دین ولید بکند غیر  
رسیدہ استقامت و در زمین  
چون حضرت سرور کھنات  
بر بک تمیاب شدند۔ بہر ایت  
از ان خسار مشرف بہ اسلام  
گروہ۔ قیس را کہ مد نواح غور  
از زمان بخت نورا سکنت  
داشتند مد کہ مغیر طلب  
داشت۔ و مشرف بہ اسلام

کرد۔ و مد سے آن سزور  
کائنات از درے کوہ قیس  
را بچہد الرشید مسی فسر و فند  
چون عبد الرشید در قوم خود  
رسید۔ بدعت اسلام تمام  
او و خود را در نواخت و  
تمام گروہ مشرف بہ اسلام  
شدند۔  
ترجمہ۔ اسلامی مودت انکھا بجا لک  
تذکرہ ان طرح بیان کرتے ہیں  
مقدم افغان ایک روایت  
کے مطابق بنی اسرائیل  
ہیں۔ یعنی حضرت یعقوب علیہ  
السلام اور بادشاہ طاوت  
اور ان کے بعد حضرت شموئیل  
پیغمبر اور داؤد و سلیمان علیہم  
السلام کے زمانے میں جو  
دین تھا۔ اسی دین و طہریق  
پر خدا کی عبادت کرتے تھے  
اور ایک روایت کے مطابق  
افغانوں کا نسب نامہ حضرت  
یعقوب علیہ السلام کے بڑے  
رٹکے پہو داسے جانتے  
القصد حضرت سلیمان علیہ  
السلام کے زمانے میں آصف  
بن برخیا "افندہ" ار میا  
ہو چھاڑا دھائی تھے مان میں  
سے آصف کو حضرت سلیمان  
کے وزیر بننے کی عمت حاصل  
ہوئی۔ یہ امور مملکت سر انجام  
دیتے تھے۔ اور "افندہ"  
سب سالاری کے مرتبہ پر  
سزور از کے گئے۔ چونکہ  
افاندہ کی شکل و صورت بہت  
ڈراؤنی اور خوفناک تھی۔ اس  
لئے مسجد بیت المقدس کی  
تعمیر کے لئے "افندہ" کو بہت  
فرمایا۔ اور تمام دیووں کو  
ان کا فرمانبردار بنایا۔ اسی  
بنا پر افندہ کا حکم جن وانس  
پر نافذ ہو گیا۔ لہذا سبھی  
المقدس کی تعمیر میں افندہ نے  
اتنی کوشش اور مستعدی دکھائی  
ہو کہ سرے انسان کے  
مقدور سے باہر تھی۔ چالیس  
سال کی مدت میں مسجد بیت  
المقدس کی عمارت تیسرے ہو گئی  
اور دیووں نے نفس نفیر  
بتھرا اور حرامت میں  
اور کانوں سے نکال کر عمام  
پتھر۔ اینٹ اور سنگ یزدوں  
کی بجائے ایک عمارت میں نکالے  
اور بلند ترین دربار میں کھڑی  
کیں۔ ایک پر گیا وہ گنبد بنائے

ان میں سے ہر ایک آصف  
باتی کرتا تھا۔ اور سر گنبد میں  
ایک سو ست طلائی قندیلیں  
رشتن کی جاتی تھیں۔ اس  
طرح کے گیارہ گنبد تھے  
نقطہ  
حضرت سلیمان علیہ السلام  
کے بعد بنی اسرائیل کی باگ  
دور آصف اور افندہ کے  
ہاتھ میں آئی۔ اور جب یہ دونوں  
بھائی آگے پیچھے بیٹھے  
دونوں کے عرصہ قید میں  
فوت ہو گئے۔ تران کی اولاد  
ملک شام میں مقیم ہو گئی۔  
جب خدا نے بخت نورا کو حکم  
شام پر غلبہ بخت تو اس  
نے بیت المقدس کو برباد  
کیا۔ بنی اسرائیل کو غلام  
اور قیدی بنایا۔ اور ان  
میں سے اکثر کو جلا وطن کیا۔  
"سجود و انیال" اور حضرت  
عزیر "بھی قید ہوئے  
تھے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل  
کے بارہ ہزار آدمیوں کو  
جو عالم اور برہیز گار تھے۔  
بخت نورا نے اپنی پرستش  
کا حکم دیا۔ وہ سب اپنے  
دین پر قائم رہے۔ اور

پرستش سے انکار کیا۔ اس نے  
ان سجدوں کو قتل کر کے چھوڑ  
کھینچ دیا۔ اور حضرت عزیر و انیال  
کو ان کی بزرگی کے باعث آزاد کر  
دیا۔ افندہ اور آصف کی اولاد  
کو غزنی اور غور کے پہاڑوں  
میں خیر و زکوہ اور قندھار تک  
پہنچا دیا۔ اسی دن سے یہ قوم افغان  
اس پہاڑ میں سکونت رکھتی ہے  
(لیکن خالد بن ولید کے اسلاف  
نے یہ کوہ سطلہ میں سکونت اختیار  
کی۔ جب حضرت سرور کھنات  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کوہ سطلہ  
پر فتح پائی۔ تو حضرت خالوہ  
مشرف بہ اسلام ہو گئے  
قیس کو جو بخت نورا کے زمانے  
سے اطراف غور میں سکونت  
پزیر تھا۔ مکہ معظمہ ملا۔ اور  
مشرف بہ اسلام کیا۔ ایک  
لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ازراہ کرم قیس کو عبد الرشید کا نام  
عطا فرمایا۔ جب عبد الرشید اپنی قوم  
کے پاس آئے تو اپنی تمام اولاد کو  
اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اور  
یہ سارا گروہ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔  
یہ ہے حجت نامہ کی عبارت۔ احمد شمس  
کتاب کی اشاعت کے بعد قوم افغان کے بنی اسرائیل  
ہونے پر ایک شہادت باقہ آگئی۔

## ۲۷ مئی کو یوم خلافت منیاجائے

اجنب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ طے ہے۔  
جس میں قرآن کیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
وصیت کے مطابق تمام جماعت احمدیہ کا قیام خلافت پر اجماع  
ہوا۔ اور جس دن حضرت مولانا نور الدین صاحب رحمہ اللہ  
تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ  
منتخب ہوئے۔ "یوم خلافت" تمام جماعتوں میں جلسے کے  
جا دیں اور جلسوں میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات  
بیان کی جائیں۔  
امرار اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ یہ امر نوٹ فرما  
لیں اور "یوم خلافت" کے شایان شان جلسے منعقد کریں۔ اور  
رپورٹ بھیجی جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان



# اسلامی معاشرے میں مرد اور عورت کا مقام

عالم مطلق نے خلق المذہبین  
الذین کفر بالانثی کے اصل کے مطابق  
جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو  
عنت و مشقت اور فکر معاش اس کا  
ذمہ دیا لیکن اس کے سکون خاطر کے  
لئے حضرت نوح علیہ السلام کو پیدا فرما کر  
"لیسکن البیت" کی ضرورت کو پوری  
فرمایا۔ پھر فرمایا تم دونوں میں بیوی  
ایک دوسرے کے باندی کر دو اور  
اپنے اپنے مقام و مرتبہ کو سمجھو!  
زوجین کے تعلقات جب تک  
اس فطری و اصلی بنیاد پر قائم رہے تو  
ایک دوسرے کے لئے باعثِ راحت  
و رحمت بنے رہے، مگر جو بنیاد پر  
نئی تہذیب کا اثر ہونے لگا، اس پاکیزہ  
تعلق میں مختلف قسم کی قباحتیں پیدا ہونے لگیں  
دیکھتے ہی دیکھتے وہ وقت آ پہنچا کہ میاں  
بیوی کے لئے اور بیوی میاں کے لئے  
اچھی خاصی زحمت بنی ہوئی ہے۔ اکثر و بیشتر  
تعلقات کی ناخوشگوار کی کے لئے  
لشکوے سنتے ہی آتے ہیں۔ بلکہ دروازہ  
اخبارات میں عموماً ایسی خبریں ملتی ہیں کہ  
میاں سے تنگ آ کر بیوی نے خود کشی  
کر لی یا میاں بیوی سے ناراض ہو کر روپوش  
ہو گئے۔ غرضیکہ دروازہ طرح طرح کی  
دل سوز جھڑپیں پڑھنے میں آتی ہیں جنہیں  
پڑھ کر صاحبِ تکلیف محسوس کرتا ہے۔  
یقیناً یہ کہ وہ روحانی تعلقات جنہیں  
قدرت نے موجبِ تسکین بنایا تھا،  
فسادِ یقین کیلئے باعثِ زحمت و ذلت  
بن کر رہ گئے ہیں۔

معاشرے میں خرابی کیوں پیدا ہو رہی  
ہے؟ مرد اور عورت کا مقام کیا ہے؟  
حاصل یہ دو سوال ہر انسان کے دل میں بار  
بار پیدا ہوتے اور اسے دعوتِ فکر و نظر  
دیتے ہیں۔ آج کی بنیاد پر اختلاف سے  
ان دونوں باتوں پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔  
اسلامی تعلیم کے ضابطے کا اصل  
قرآن مجید ہے۔ اہلِ قائل کا زمان ہے  
الرجال قوامون علی  
النساء

کہ آدمی عورتوں کے نگہبان ہیں  
یہ الفاظ عسقر میں بگڑ اپنی افادیت و مہارت  
کے اعتبار سے عوام و عورت دونوں کے  
حقوق کی مکمل غمازی کرتے ہیں  
قواصون، قوام کا جی ہے بھٹت  
میں اس کے معنی ہیں کام کا فائدہ دار کسی  
کام کی پوری پوری نگرانی کرنے پر قدرت

(از حکیم یعقوب امجد صاحبِ لہ)۔  
رکھنے والا اور حاکم۔ ان معنوں کی مرد  
ہے اور عورت کی شخصیت کا رٹا لٹکایا جائے  
تو نہایت صفائی سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا  
ہے کہ ہمارے معاشرے میں مرد کا مقام  
کیا ہے اور عورت کا درجہ کیا ہے؟  
حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ  
انسان کو مسجد کرنا جائز قرار دیتا، تو  
سب سے پہلے عورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے  
خاوند یعنی چلنے والے پرست کو مسجد کرے۔  
پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ عورت  
اپنے خاوند کے گھر کی راعیہ و نگران  
ہے۔ ان دونوں حدیثوں کی روشنی میں  
مذکورہ آیت کا مفہوم اور بھی  
واضح ہو جاتا ہے گویا عورت کا مقام مرد  
کے بعد آتا ہے مرد اس بات کا ذمہ دار  
ہے کہ تہذیب و معاشرہ کسے اور طور پر  
پیدا ہو لازم ہے کہ وہ گھر کی چار دیواری  
میں تہذیب و منزل کا فریضہ سرانجام دے،  
اور دونوں اس طرح بل جل کر کام  
کریں کہ جس طرح امور سلطنت میں بادشاہ و  
وزیر ایک دوسرے کے قائد و مشیر  
ہوتے ہیں،

لیکن آج کا معاشرہ جو خاص غیر اسلامی  
اصول پر قائم ہے، وہ بھی پسند نہیں کرتا  
کہ زوجین کا وہی مقام ہے، جسے خدا تعالیٰ  
اداس کے برگزیدہ رسول نے بیان فرمایا  
ہے۔ مرد تو پہلے بھی گھر سے باہر کی ذمہ داریوں  
سے عہدہ برآ ہوتا تھا اور اب بھی اس  
پر قائم ہے۔ رونا ہے تو اس بات کا کہ  
ہماری عظمت و جلال چار دیواری صحت کو تار تار  
کر کے مردوں کے دوش و دوش اپنی خطروں  
پر مل گئی ہیں جو ہر مردوں کے شبانہ  
شان ہیں۔

یہ درست ہے کہ مختلف شعبہ ہائے  
فکر کی یہ عورت کا مقام ہے، مگر اس  
مکس ترقی کے دور میں ہماری خواتین جس  
رہن کو اپناتی ہیں، وہ نہ تو اسلامی  
اور نہ مسیحی مذہب کے خلاف ہے  
ان کی ذمہ داریاں اور فرائض جو حتیٰ  
درجے پر پہنچ چکی ہیں وہ شریعہ الہیہ  
و وحی کا قرآن مجید ہی قرار دیتا ہے، جس میں  
کے مقابل میں

اس لحاظ سے خرابی کے کئی اسباب ہیں۔  
اول ہمارے مردوں کا یہ تصور ہے کہ وہ کسی  
تہذیب کی روشنی میں تہذیب یافتہ یا کسی  
پرکھن ہیں ان کے لائق قدم پلانوں  
تھے یہ بھی جب ملی تعلیم  
ہے۔ میسر سے نوزدیک

ہمارے قوام یعنی نگرانِ خاوندانہ مانع  
ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نگرانی میں جو چیزیں  
دی گئی ہیں ان میں بھی فرضِ ناشائستگی  
پیدا ہے۔  
دوم یہ اسلامی تعلیمات سے بے رغبتی  
کی سزا ہے۔ اس میں بھی چار قدم مردوں  
کا ہے۔ پہلی کے پیچھے پیدائش عورتیں  
بھی دور جا رہی ہیں۔ اس حقیقت  
سے کسے انکار ہے کہ عورت ہر بات  
میں ہمارے کی محتاج ہے۔ یہی وجہ  
ہے کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند  
میں بنیادی کمزوری کو بھانپ لیتی  
ہے تو پھر اس سے نام نہ آتھاتے  
ہوئے کسی قسم کے بے قاعدگیوں روا  
رہتی ہے۔

سرم۔ موجودہ تعلیمی ترقی نے تہذیبی بنیاد  
تہذیب کو جنم دیا ہے۔ دراصل عورت  
کی تعلیم میں ترقی محدود ہوئی ہے۔ یہی  
تعلیم و تربیت کی بنیاد ہے۔  
تعلیم و تربیت کی ضرورت تو ہے مگر  
خاتونِ خانہ میں سمجھا کی پرورش  
تعلیم و تربیت کا نیا دور ہے، مگر جب تعلیم ہی  
اپنے مقصد سے دور ہے جائے گا  
تہذیب کے ترقی پسند تعلیم کس کام کی؟ بلکہ  
کی تعلیم کے مسئلے میں والدین کو بڑے  
انکسار و نفرت سے کام لینا چاہیے۔ جن  
تعلیمی کورانہ سے کچھ حاصل نہیں  
ہوتا۔

چارم۔ شادی کی عمر سے پہلے لڑکے اور  
لڑکیوں کے احوال کا کوئی نگرانی کرنا  
اور انہیں ان کے فرائض و حقوق سے  
آگاہی دینا والدین کا فرض ہے، مگر انہیں  
کا مقام ہے کہ کوئی تہذیب نے ہمارے  
والدین کو اس فرض سے دور بھٹکا دیا  
ہے جب اولاد نہ سیت پاستی ہے  
تو وہ انہیں با مشغور اور جوان  
کھلی چھٹی دیکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ چیز  
اولاد کے لئے تم قائل ہے۔

پنجم۔ شادی کے بعد گھرانے کے احوال میں  
توجہ کا اثر غالب ہوتا ہے۔ مگر  
شہروں کی روشنی میں میاں بیوی دونوں  
اپنی اپنی ذمہ داری کے تابع سمجھ جاتے ہیں  
حالانکہ یہ چیز اس اسلامی تعلیم کے  
قطعا خلاف ہے جس میں کہنا  
چاہیے کہ عورت کا یہی ہے کہ مرد اور  
عورت ایک دوسرے کے حقیقی  
مشیر و مددگار ہیں گویا فریضہ زندگی  
کو سرانجام دیں تاکہ ان کی یہ زندگی

قابلِ رشک بن سکے۔  
اگر مستقبل قریب میں ان حالات پر  
توجہ نہ دیا گیا تو اسلامی معاشرہ کا نام ہی  
نام رہ جائے گا۔ فردی ہے کہ ہر گھر  
میں اسلامی تعلیم کو رواج دیا جائے۔  
انف۔ رادی و محفی، اصلاح ہی ترقی  
و اجتماعی اصلاح کی ضمانت ہوتی ہے۔  
وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ ہمارے  
لیک گھر سے کیا اثر پڑے گا، انہیں اپنے  
اس نسیط پر نظر ثانی کرنی چاہیے کیونکہ  
محفی و لہ ایدی ترقی ہی ترقی ترقی کی اسی  
جنت ہے۔

در اصل اس نئی تہذیب کے اثر کے  
بعد تو ہمارے مرد ہی معیض اسلامی  
رنگ میں قوام (نگران) کے مقام پر نازل  
ہیں۔ اور نہ ہمارے خواتین تہذیب منزل  
سے عہدہ برآ ہوتی ہیں۔ پس، میاں پر یہ  
جنون سوار ہے کہ اسے شرفِ ظلال کے نام  
سے بھرا جاتا ہے۔ تو بیوی اس کی  
خوابشند ہے کہ اسے "سرفراز" کے  
خطاب سے نوازا جائے۔ اس سے  
وہ وہ روی کو دور کرنے کا صرف ایک  
بہی ذریعہ ہے۔ اور وہ ہے صحیح اسلامی  
معاشرے کا اپنے گھروں میں رواج  
دینا۔ اگر آج ہم نے اس مغرب نوازی  
دور نام نہاد ثقافت کو اپنے گھروں سے  
نکال باہر نہ کیا۔ تو پھر کبھی ہم اسلام کو  
کادوئے کرے کے ستی نہیں ہیں؟

## درخواست دعا

ناکراستان کے لئے میں نہایت  
پریشان ہوں۔ گھر کے حالات  
بھی نہایت غیر تسلی بخش ہیں۔ والد  
معاہد ایک غمزدہ دراز سے  
بے کام ہیں۔ والدہ صاحبہ کی  
صحت اکثر خراب رہتی ہے۔  
اکثر خاکسار کو نہایت پریشان  
کن خواب آتے ہیں۔ براہِ کرم  
میری کامیابی اور والدین کی درازی  
عمر کے لئے دعا کریں۔

خاکسار

مبارک احمد کاش پور

## غیر کے عذاب سے

پورا

کارڈ آف

## صفت

عبداللہ الدین سکند آباد







# موجودہ مالی سال

کیلئے

## تحریر یک چندہ خاص کا اہراء

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال یکم رمی سے شروع ہو چکا ہے شروع ہونے والے بجٹ آمد و خرچ میں باوجود سلسلہ کے ضروری اور لازمی اخراجات میں کمی کرنے کے بجٹ کے اخراجات کے مقابل پر بجٹ آمد میں خاص کمی رہ گئی ہے جسے پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے احبابِ جماعت میں چندہ خاص کی یہ تحریک جاری ہے۔

سوا احبابِ جماعت سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنی مشترکہ ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمد کا کم از کم دو سو اسی روپے بطور چندہ خاص ادا کریں تاکہ خسارہ سامانہ بجٹ مبلغ پچیس ہزار روپے کی کمی کو پورا کیا جاسکے۔ مذکورہ بالا کم از کم شرح جملہ احباب کے لئے لازمی ہے لیکن صاحبِ حیثیت اور مختیر احباب سے توقع ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور خدا تعالیٰ کے فضل کے مطابق اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر سلسلہ کی مشکلات کو دور کرنے میں معاون و مددگار ہوں گے۔

جس حسن ظنی اور اعتماد سے حضرت اقدس نے اس سال چندہ خاص کے بوجھ کی ذمہ داری کو ڈالنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ امید ہے کہ جملہ احبابِ جماعت اُسی اخلاص اور لبثاقت قلبی سے اس وقتی اور معمولی بوجھ کو کم از کم سہولت کر کے اطاعتِ امام و نظامِ سلسلہ کا بہترین نمونہ پیش کریں گے اور خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں گے۔

جملہ عہدیدارانِ مال کو چاہیے کہ وہ جلد از جلد چندہ خاص کی مجوزہ شرح کے مطابق چندہ ... دیں۔ دیہگان کے چندہ خاص کی تشخیص کو کے ... کے لئے لازمی چندہ جات کے ساتھ ساتھ چندہ خاص کی وصولی بھی پوری کوشش اور محنت سے شروع کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے مبارک عہد کو سو فی صدی پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور حقیقی معنوں میں مسیح محمدی کے لفظ ہمارے جماعت میں شمار فرمائے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

خاکسار:-

ناظمیت اعلیٰ تہ دہان دارالامان:



# عت کو نعمتِ خلافت عطا کئے جانے کا دائمی وعدہ

بقیہ صفحہ اول

پری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ ہماری نسبت وعدہ سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو میرے پیروں میں تپاست تک دوسروں پر غلبہ دل کا سو فرور سے کہ تم پر میری بے ادائیگی کا دل آئے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو

## دائمی وعدہ کا دل

ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ ہمیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت جلد ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے پروردگار سے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں جو یہی نہیں جائیں۔ ہن کی خدا نے خبر دی ہیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک قسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو

## دوسری قدرت کا مظہر

ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے

اور چاہیے کہ ہر ایک صاحب کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعائیں لگے رہیں۔ تا وہ دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور ہمیں دکھائے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو حق پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے ہر گونوں سے بیعت لیں اور خدا تعالیٰ چاہتا

۱۔ اے لوگو! وہ مقابلہ مہمنوں کے اتفاق رائے پر چوکاں چسمن شمع کی نسبت چاہیں ہوں اللہ کو یہ کہ وہ اسی بات کے ہاتھ بے کور سے نہاں لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے ساتھ نمونہ بنائے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک قسم کو نظام کردل گا اور اُس کو اپنے قرب اور محبت سے ہمیں کون کا او اس کے ذریعہ سے تیری کرتے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دونوں کے منتظر رہو اور میں یہ کہ ہر ایک کی شناخت اسی کے وقت میں ہوگی اور قبل از وقت کسی سے کہ وہ ملوں بقائے رکھائی سے یا بعض دھوکا سینے والے

ہے کہ ان تمام ردوں کو جو زمین کی مشرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو ایک نصرت رکھتے ہیں تو حیرت کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو گزری اور اخلاق اور

## دعاؤں پر زور

دینے سے اور جنگ کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد کرامت اور چاہیے کہ تم میں ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے دھو کر کھڑا روح القدس کے حقیقی تعزلی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو کبھی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے دو راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر زلیفہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہے اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درہم سے خدا راہی ہو اسی لذت سے بہتر ہے جس سے خدا راہی ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راہی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو مرجع غنیمت الہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن نہیں نقصان نہیں پہنچے گی گا۔

خدا کی رضا کو تم پابی نہیں کہ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی لذت چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک سیاح بچے کی طرح

## خدا کی گود میں آ جاؤ گے

انہماں و متبازوں کے وارث کے ہوا گے جو تم سے بچے گا کہ جسے میں اور ہر ایک نعمت کے درمیان کھڑے بنائے ہیں میرے ہی جلیب میں رہا اوست

خیالات کا وجہ سے قابل اعتراض ہے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان ہے والا بھی جیت میں صرف ایک نقطہ یا نقطہ ہوتا ہے۔

# خبریں

نئی دہلی ۱۸ مئی۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے ایک خطی وین انٹرویو میں اعلان کیا کہ جموں و کشمیر میں سب کی بنیاد پر اظہار رائے کے نتائج خود کشمیر میں نیز باقی بھارت میں بڑے تباہ کن ہوں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ بھارت اور پاکستان میں جنگ کا امکان سرچا ہی نہیں جاسکتا اور بالآخر دونوں ملکوں کی سیاسی کشیدگی گھٹ جائے گی اور وہ کسی تصفیہ پر پہنچنے کے قابل ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی پالیسی بھارت کے متنبی نفرت پر مبنی نظر آتی ہے جس سے کشمیر کی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ چین کے متعلق منتری نے فرمایا کہ بھارت کو چینی حملے سے یوں ہیشا ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو فوجی طور پر مضبوط بنائے۔ مسلح تصادم سے گریز کرے لیکن جب تصادم ناگزیر ہو جائے تو اس کا مقابلہ کرے۔

برلن ۱۸ مئی۔ پوری پاکستان کے سفارتی حلقوں کی اطلاع ہے کہ روس نے وسطی ایشیا میں کیونسٹ چین سے ملنے والی اپنی پالیسی میں مزید ترمیم کی ہے جس سے اس اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایک ملاکہ روسی فوجی بازو قسطنطنیہ اور سکیونک کی کسم پورچہ بند ہیں اور ان کے پاس جدید ترین ہتھیار اور ہوائی جہاز ہیں۔ روس کی ان فوجی تیاریوں کا مقصد مغربی فرج کی اچانک پیش قدمی کی روک تھام کرنا ہے۔ روس اور چین کی سفارتی بات چیت ٹوٹ جائے پر کئی سرحدی مسائل کے متعلق نئے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ روس نے چین کی سرحدوں پر جو سازش سامان بھیجا ہے ان میں راکٹ جلائے اے اور سے جو مشال ہیں۔ پوری جرمنی کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ روس نے کیونسٹ چین کو واضح الفاظ میں وارننگ دی ہے کہ اگر اُس نے روسی علاقہ میں گھسنے کی کوشش کی تو اس کا بہت بڑا نتیجہ نکلے گا۔

دہرا دکن ۱۸ مئی۔ سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سریکر ٹی شری رام آر سالی نے آج اخباری نمائندہ کو بتایا کہ ۱۹۴۹ اور ۱۹۵۰ میں کومبھیس پارٹی کی مرکزی تنظیم کیسی کی جوشنگ ہوگی۔ اس میں وہ کشمیر کے متعلق اپنا رویہ واضح کرے گی۔ وہ اخباری نمائندہ کو بتا رہے تھے کہ پارٹی کے ہادیہ لاری اورڈ نے اپنی دورہ روزہ مسینگ میں کیا فیصلے کیے ہیں۔ اور ڈ نے ایک طویل پرستار میں بھارت اور پاکستان کے مابین مفاہمت اور دوستی کو برپا حاد اپنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور کہا کہ مسینگ کشمیر کا مل ایسا ہونا

چاہیے۔ کہ جس سے دونوں ویشوں کے مابین ہدایتی ختم نہیں تو کم ہوا در مفاہمت کو برپا حاد ہے۔ پرستار میں شیخ عبداللہ کی رہائی کا سواکت کیا گیا۔

لکھنؤ ۱۸ مئی۔ وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے جموں و کشمیر میں کیونسٹ و کشمیر کے مسائل کے متعلق ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ کیونسٹ چین کے پاس بالآخر دراپی متبہار ہونے چاہئیں اور خواہ کچھ بھی ہو میں اپنے اسٹیج متبہار بنانے کی کوششیں جاری رکھے گا۔ آپ نے کہا کہ دوسری طاقتوں کے پاس ایسی متبہاروں کی موجودگی کیونسٹ چین اور دوسری طاقتوں کے لئے خطرہ کا باعث ہے اس لئے اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے چین کے پاس بھی بالآخر دراپی متبہار ہونے چاہئیں انہوں نے مزید کہا کہ چین نے اپنی متبہاروں کا نشوونما کا پروردگار نہ رکھا ہے لیکن تب یہ نہ جانتے کہ میں کا بھلا ایسی متبہار کب تیار ہو جائے گا۔

نیویارک ۱۸ مئی۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے ایک ٹیلیوژن انٹرویو میں کہا کہ ان کی کسٹری شریختی اندر انکا دھی کے ان کا پیش بننے کا کوئی امکان نہیں ہے اور نہ میں انہیں جانئیں بنانے کی کوشش ہی کر رہا ہوں تب نے کہا میرے جانئیں کا معاملہ عوام پر چھوڑ دیا جانا چاہیے۔ اگر اس کی کو ملز کو دو دن تو اس کے حامد پیدا ہو جائیں گے۔ ۱۸ مئی۔ وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر شری خدام عمر صادق نے کل یہاں کشمیر کی طرف سے منقذہ ایک سرانگی تقریب کے موقع پر نامہ نگاروں کے ساتھ خبر دہی بات چیت کے دوران میں اعلان کیا کہ میں کشمیر کے بارے میں ایسی کسی تجویز پر غور نہیں کروں گا جس میں اس کے بھارت کے ساتھ اتحاد کو مینج کیا گیا ہو۔ کشمیر کے لوگ چاہے کسی چیز کی ملک کریں یا نہ کریں ایک بات یقین ہے کہ وہ کشمیر کی کسی تنظیم کو منظور نہیں کریں گے۔ سوال کیا گیا کہ اگر اتحاد طے نہ ہو سکتا ہے۔ تو نیشنل کانفرنس کے لیڈروں نے شیخ عبداللہ کے ساتھ بات چیت کیوں کی۔ اس پر منتر صادق نے فرمایا کہ میں نے کشمیر کی کسی تنظیم کو نہیں آئی ہے آپ نے کہا کہ اپنی رہائی کے بعد شیخ عبداللہ نے مختلف مقامات پر مختلف پوزیشنیں اختیار کی ہیں اور آج وہ رائے شادی کے سوال کو بالکل ترک کرچکے ہیں۔ اب شیخ صاحب صرف بھارت پاکستان

۱۔ اے لوگو! وہ مقابلہ مہمنوں کے اتفاق رائے پر چوکاں چسمن شمع کی نسبت چاہیں ہوں اللہ کو یہ کہ وہ اسی بات کے ہاتھ بے کور سے نہاں لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے ساتھ نمونہ بنائے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک قسم کو نظام کردل گا اور اُس کو اپنے قرب اور محبت سے ہمیں کون کا او اس کے ذریعہ سے تیری کرتے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دونوں کے منتظر رہو اور میں یہ کہ ہر ایک کی شناخت اسی کے وقت میں ہوگی اور قبل از وقت کسی سے کہ وہ ملوں بقائے رکھائی سے یا بعض دھوکا سینے والے